کسی نامحرم عورت سے میسج کے ذریعے بات کرنا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کسی نامحرم عورت سے میسج کے ذریعے بات چیت کرنا کیسا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

غیرِ محرم عورت کے ساتھ بلاوجہ شرعی بات چیت کرنے اور رابطہ رکھنے کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا، خواہ آمنے سامنے بات چیت کی جائے، یا فون کال، یا میسج وغیرہ کے ذریعے، کسی بھی طرح سے غیر محرم عورت کے ساتھ بلاوجہ شرعی بات چیت کرنے اور رابطہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ دینِ اسلام شرم وحیا کا درس دینے والا دین ہے، اور جیسے بدکاری سے روکتا ہے، ایسے ہی ہر اس کام سے بھی روکتا ہے، جو بدکاری کی طرف لے کر جاتا ہے، اور بلاوجہ نامحرم عورتوں سے بات چیت کرنا، رابطہ رکھنا اس طرف لے کر جاتا ہے۔

ہاں! اگر کوئی واقعی صحیح ضرورت پیش آجائے، جیسا کہ ڈاکٹر سے بات چیت کرنا یا ضرورت کے مطابق خریداری کے وقت بات کرنا وغیرہ تو اس کی بقدرِ ضرورت اجازت ہے لیکن اس میں بھی لوچ دار اور میلان والا ایسا انداز نہیں اپنائے گی کہ فتنے کا اندیشہ ہو۔

ردالمحتار میں ہے "نجیز الکلام مع النساء للأجانب ومحاورتھن عند الحاجة إلی ذلك، ولا نجیز لھنّ رفع أصواتھن ولا تمطیطھا ولا تلیینھا وتقطیعھا لما في ذلك من استمالة الرّجال إلیھن وَتحریك الشَھوَات منھم ومن ھذا لم تجز ان تؤذن المراۃ" ترجمہ: ہم وقتِ ضرورت عورتوں کے ساتھ اجنبی

مردوں کی بات چیت کو جائز قرار دیتے ہیں، البتہ یہ جائز نہیں قرار دیتے کہ وہ اپنی آوازیں بلند کریں، لوچ دار، نرم اور ترنم والا انداز اپنائیں کیونکہ اس میں مردوں کو اپنی طرف مائل کرنا ہے اور ان کی شہوات کو ابھارنا ہے، اور اِسی وجہ سے تو عورت کا اذان دینا جائز نہیں۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد2، صفحہ97، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3922

تاریخ اجراء: 15ذوالحجۃ الحرام1446ھ/12جون2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net